بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۸

یومیہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۸ رجادی الثانی ۱۳۹۶ھ ، ۷ احسان ۱۳۵۵ھش ، ۷ جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۲۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۷ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میرے بیٹے عزیز محمد انور قریشی مربی سلسلہ احمدیہ (حال رکن صیغہ زود نویسی) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۳۰ مئی ۱۹۷۶ء کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک مبارک احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام محمد احسن رکھا ہے۔

احبابِ جماعت سے نومولود کی صحت، درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اکمل قریشی۔ افضل برادرز گولبازار۔ ربوہ)

جائیداد کے موصی اصحاب

جائیداد کے موصی اصحاب اپنی جائیداد سے آمد پر چندہ عام کی بجائے چندہ وصیت بشرح چندہ عام ($\frac{1}{16}$) ادا فرماتے ہیں۔ موصی اصحاب ازراہِ کرم نوٹ فرمالیں ایسی رقوم چندہ عام میں داخل نہیں ہونی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی فکر کرو

اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے

"مَیں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی فکر کرو۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دُنیا مہربان ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ ناراض ہو تو پھر کوئی بھی کام نہیں آسکتا۔ جب اس کا غضب آگیا تو دُنیا میں کوئی مہربان نہ رہے گا خواہ کیسا ہی مکر و فریب کرے، تسبیحیں ڈالے، بھگوے اور سبز کپڑے پہنے مگر دُنیا اس کو حقیر ہی سمجھے گی۔ اگر چند روز دُنیا دھوکا کھا بھی لے تو بھی آخر اس کی قلعی کُھل جائے گی اور اس کا مکر و فریب ظاہر ہو جائے گا۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے دُنیا اُس کی کتنی ہی مخالفت کرے وہ اپنی مخالفت اور منصوبوں میں کامیاب نہ ہوگی۔ اس کو گالیاں دے، لعنتیں بھیجے لیکن ایک وقت آجائے گا کہ وہی دُنیا اس کی طرف رجوع کرے گی اور اس کی سچائی کا اعتراف اُسے کرنا پڑے گا۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے دُنیا بھی اس کی ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں ابتداءً اہلِ دُنیا اُن کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اُسے قسم قسم کی تکلیفیں دیتے اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا جس نے دُکھ نہ اُٹھایا ہو، مکّار، فریبی، دکاندار اس کا نام نہ رکھا ہو مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہے۔ پتّھر مارے۔ گالیاں دیں۔ انہوں نے کسی بات کی پروا نہیں کی۔ کوئی امر اُن کی راہ میں روک نہیں ہو سکا۔ وہ دُنیا کو خدا تعالیٰ کی کلام سُناتے رہے اور وہ پیغام جو لے کر آئے تھے اس کے پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفوں اور ایذارسانیوں نے جو نادان دُنیاداروں کی طرف سے پہنچیں ان کو سست نہ کیا بلکہ وہ اور تیز قدم ہوتے یہاں تک کہ وہ زمانہ آگیا کہ اللہ تعالیٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کر دیں اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی اور پھر وہی مخالف دُنیا ان کے قدموں پر آگری اور اُن کی راستبازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا۔ دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ؍احسان ۱۳۵۵ھش
۷ ؍جون ۱۹۷۶ء

مامورینِ الٰہی کے انکار کی بنیادی وجہ

اللہ تعالیٰ جب کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تو اُس کا بالعموم تین قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایک قلیل تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو اگرچہ علم اور اعمال کے لحاظ سے بہت اونچے درجہ پر نہ ہوں لیکن اُن میں فطری سعادت موجود ہوتی ہے۔ وہ جب مامور من اللہ کی زبان سے پیغامِ حق سُنتے ہیں تو وہ زیادہ علم نہ رکھنے کے باوجود اپنی فطری سعادت کی وجہ سے حق کو فوراً شناخت کر لیتے ہیں اور بلا تامّل مامور من اللہ پر ایمان لے آتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایک حد تک علم تو رکھتے ہیں لیکن مشیخت میں گرفتار ہوتے ہیں اور اپنے اعمال پر اُنہیں بہت ناز ہوتا ہے اور وہ اِس گمان میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ پہلے سے ہدایت یافتہ ہیں اِس لئے اُنہیں کسی اور کی پیروی کرنے کی ضرورت نہیں۔ تیسرے وہ لوگ ہوتے ہیں (اور ہوتے بھی ہیں بہت کثیر تعداد میں) جو از اوّل تا آخر دنیا کمانے میں منہمک ہوتے ہیں اور اپنی تمام تر بداعمالیوں کے باوجود سمجھتے یہ ہیں کہ وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں، اور انہیں کسی آسمانی ہدایت کی ضرورت نہیں ہے۔ موخر الذکر دونوں قسم کے لوگ مامور من اللہ کو قبول کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں اور خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ کے مصداق بنے بغیر نہیں رہتے یا پھر خدائی قہر کا نمونہ دیکھنے کے بعد ہی اُن کی آنکھیں کھلتی ہیں اس سے پہلے نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خدائی حکم کے ماتحت لوگوں کو شرک سے باز آ کر خدائے واحد کی طرف بلایا تو آپ کا واسطہ بھی اِنہی تین قسم کے لوگوں سے پڑا۔ جن لوگوں میں فطری سعادت موجود تھی اگو وہ پہلے کسی بھی مذہب یا مسلک کے پیرو تھے، وہ ابتدائی وعظ سُنتے ہی فوراً آپ پر ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے سعید الفطرت لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ○ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ○ فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ○

(المائدہ آیات ۸۴ تا ۸۶)

ترجمہ:۔ اور جب وہ اس (کلامِ الٰہی) کو سُنتے ہیں جو اِس رسول پر اُتارا گیا ہے تو (اے مخاطب!) تو دیکھتا ہے کہ جس قدر حق انہوں نے پہچان لیا ہے اس کی وجہ سے اُن کی آنکھیں آنسوؤں (کے زور) سے بہہ پڑتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ ہم ایمان لے آئے ہیں ہمارا نام بھی گواہوں کے ساتھ لکھ لے اور (وہ کہتے ہیں) ہمیں کیا (ہو گیا) ہے کہ ہم اللہ پر اور اُس سچائی پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں حالانکہ ہم خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہمیں نیک لوگوں میں داخل کرے۔ پس اللہ انہیں اُن کی اِس بات کے بدلہ میں وہ بہشت عطا فرمائے گا جس کے اندر نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں بستے چلے جائیں گے اور یہی نیکو کاروں کا بدلہ ہے۔

دوسرے وہ لوگ تھے جو نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ کا نعرہ لگا کر اپنے علم اور اپنے اعمال پر اتراتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے علم اور اپنے ظاہر نیک اعمال پر گھمنڈ کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔ ان کے اس گھمنڈ پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○

(المومن آیات ۸۳، ۸۴)

ترجمہ:۔ کیا یہ زمین میں نہیں پھرے کہ دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا انجام کیسا ہوا؟ وہ ملک میں ان سے تعداد اور طاقت میں بھی زیادہ تھے اور آثار کے لحاظ سے بھی مضبوط تر تھے لیکن ان کے اعمال نے ان کو کوئی نفع نہیں دیا تھا۔ اور جب ان کے رسول ان کے پاس نشانات لے کر آئے تو ان کے پاس جو تھوڑا بہت علم تھا اُس پر وہ فخر کرنے لگے اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اُڑاتے تھے اُسی نے اُن کو گھیر لیا۔

تیسرے وہ لوگ تھے جن کے پاس نہ علم تھا اور نہ ہی وہ نیک اعمال بجا لاتے تھے بلکہ وہ سر سے پاؤں تک دُنیا میں ہی غرق تھے اور ہر قسم کی برائیوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ اِس کے باوجود سمجھتے یہ تھے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں۔ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو سرے سے خاطر میں نہیں لائے اور انہوں نے اِس طرف کوئی توجہ نہ دی بلکہ اُلٹے مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اِن تیسری قسم کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ○ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ○ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ○

(الکہف آیات ۱۰۴ تا ۱۰۷)

ترجمہ:۔ تُو (انہیں) کہہ کہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں سے آگاہ کریں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہیں۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جن کی (تمام تر) کوشش اس ورلی زندگی میں ہی غائب ہو گئی ہے اور (اس کے باوجود) وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے نشانوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کر دیا ہے اس لئے ان کے اعمال گر کر (اسی دنیا میں) رہ گئے ہیں۔ چنانچہ ہم قیامت کے دن انہیں کچھ بھی وقعت نہیں دیں گے۔ یہ ان کا بدلہ یعنی جہنم اِس وجہ سے ہو گا کہ انہوں نے کفر کا طریق اختیار کیا اور میرے نشانوں اور میرے رسولوں کو ہنسی کا نشانہ بنا لیا۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ موخر الذکر دونوں قسم کے لوگوں کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ انہیں آخرت پر حقیقی ایمان حاصل نہ تھا۔ اگر انہیں آخرت پر حقیقی ایمان حاصل ہوتا تو وہ کبھی تکذیب پر آمادہ نہ ہوتے۔ رسولوں کے انکار کی ایک بڑی وجہ یہی ہوتی ہے کہ آخرت پر ایمان کمزور ہو جاتا ہے یا سرے سے باقی ہی نہیں رہتا۔ ایمان بالآخرت نہ ہونے کی وجہ سے ہی بدیاں پھیلتی ہیں اور نیکیاں مفقود ہو کر رہ جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے مامور چونکہ آتے ہی اس غرض سے ہیں کہ لوگوں کو ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کی طرف دعوت دیں، اسی لئے تاریکی کے فرزند اُن کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور اُس وقت تک مخالفت سے باز نہیں آتے جب تک کہ عذاب کا مزہ نہ چکھ لیں۔ مامورین الٰہی اور ان کے متبعین انہیں خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے لانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور اس راہ میں انہیں جو مصائب جھیلنے اور تکالیف برداشت کرنا پڑیں اُنہیں صبر سے برداشت کرتے چلے جاتے ہیں لیکن خدائی نوشتے پورے ہو کر رہتے ہیں۔ سعید الفطرت ایمان لے آتے ہیں اور باقی لوگ کیفرِ کردار کو پہنچے بغیر قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور نہیں ہوتے۔ چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ اُولیٰ کے وقت بھی ایسا ہی ہوا اور بعثتِ ثانیہ میں بھی ایسا ہونا مقدر تھا۔ مامورین کے انکار کی بنیادی وجہ ایمان بالآخرت میں کمزوری یا اس کا یکسر فقدان ہی ہوتی ہے ۞

درخواستِ دُعا

میری ہمشیرہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب آف لاہور ایک سال سے بعارضہ پیٹ درد شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(مستری مطیع اللہ محلہ دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داستانِ صدق صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

آج سے ایک صدی پہلے انسانیت ہلاکت کے گڑھے کے کنارے مظلوم و معصوم بنی کھڑی تھی ــــ اس کی حالت ایک پھٹی پرانی گودڑی والے بھوکے اور بدحال فقیر سے بھی بدتر ہو رہی تھی وہ سسکیاں لے رہی تھی۔ وہ قابلِ رحم تھی۔ خود انسان کو اس پر رحم آرہا تھا تو بھلا اسکے خالق کی غیرت کیوں جوش میں نہ آتی؟ سو اس نے امن و سلامتی کا ایک شہزادہ اور انسانیت کا نجات دہندہ، صلح و آشتی کا پیغامبر مبعوث فرمایا۔ جس نے آکر یہ اعلان کیا

"میں بیقین رکھتا ہوں کہ جو صبر اور صدق سے میرے پیچھے آتا ہے وہ ہلاک نہ کیا جائے گا۔ بلکہ وہ اس زندگی سے حصہ پائے گا جس کو فنا نہیں"۔

اور پھر واقعی ایسا ہی ہوا وہ سعادت مند صبر اور صدق سے بھری ہوئی روحیں جو اسکے پیچھے ہولیں وہ ہلاکت سے بچ گئیں۔ آج ہم ان سعید روحوں کی داستانِ صدق سناتے ہیں صدق کیا ہے؟ ــــ اہلِ لغت نے اس کے مختلف معنی کئے ہیں جو قرآن کریم میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

صدق کے پہلے معنے

صدق کذب کا نقیض ہے اور اسکے معنے سچ بولنے اور قول سدید کہنے کے ہیں۔ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات ان معنوں کی تائید کرتی ہیں۔

۱- لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ۔ (فتح)

۲- وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ۔ (زمر)

۳- وَلَقَدْ صَدَقَکُمُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ (آل عمران ۱۵۳)

۴- وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا (النساء ۸۸)

۵- اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ (مریم)

۶- لِیَسْئَلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِہِمْ۔ (احزاب)

سچ بولنے کے علاوہ صدق میں راستبازی امانت و دیانت وغیرہ امور بھی شامل ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام صدق کے ان معنوں کی اہمیت یوں بیان فرماتے ہیں:-

"... جس طرح جب عام طور پر ایک انسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو اپنا شعار بنا لیتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ کر لاتی ہے جو خدا تعالیٰ کو دکھا دیتی ہے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل حق اور صدق ہوتے ہیں۔ پس جب وہ اس صدق تک پہنچ جاتا ہے تب اس کی آنکھ کھلتی ہے اور اسے ایک خاص بصیرت ملتی ہے جس سے معارفِ قرآنی اس پر کھلنے لگتے ہیں"۔۔۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۶)

اسی طرح فرماتے ہیں:-

"... دوسرا مرتبہ صدق کا ہے صدق کامل اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک توبۃ النصوح کے ساتھ صدق کو نہ کھینچے قرآن کریم تمام صداقتوں کا مجموعہ اور صدق تام ہے جب تک خود صادق نہ بنے صدق کے کمال اور مراتب سے کیونکر واقف ہو سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۴)

نیز آپ صادق کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"صادق سے مراد وہ شخص ہے جس کی ہر بات صداقت اور راستی ہونے کے علاوہ اس کے ہر حرکات و سکنات و قول سب صدق سے بھرے ہوئے ہوں۔ گویا یہ کہو کہ اس کا وجود ہی صدق ہو گیا ہو۔ اور اس کے صدق پر بہت سے تائیدی نشان اور آسمانی خوارق گواہ ہوں۔۔۔ صادق کا وجود بڑا نافع وجود ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ صدق کے اس معیار پر پورا اترے بلکہ وہ مجسم صدق بن گئے۔ سب سے پہلے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ جن کے صدق کا ذکر کیا جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مجلس میں صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "بعض تم میں ایسے بھی صادق ہیں کہ انہوں نے کسی نشان کی اپنے لئے ضرورت نہیں سمجھی۔۔۔

چنانچہ مولوی نورالدین صاحب کسی نشان کے طالب نہ ہوئے انہوں نے سنتے ہی آمنّا کہا اور فاروقی ہو کر صدیقی عمل کر لیا" الحکم رقمطراز ہے کہ حضرت اقدس نے اس قدر تقریر فرمائی تھی کہ مولوی نورالدین صاحب حکیم الامت ایک جوش اور صدق کے نشہ سے سرشار ہو کر اٹھے اور کہا کہ میں اس وقت حاضر ہوا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا کہہ کر اقرار کیا تھا۔ اب میں اس وقت صادق امام مسیح موعود اور مہدی معہود کے حضور وہی اقرار کرتا ہوں کہ مجھے کبھی ذرا بھی شک اور وہم حضور کے متعلق نہیں گزرا"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خسر حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کی حق گوئی، صداقت، راستبازی اور دیانتداری معروف تھی۔ آپ محکمہ نہر میں آفیسر تھے۔ اور ایسے عہدے پر تھے کہ جہاں سے کمانے والے خوب کماتے ہیں۔ لیکن اس بے نفس اور صادق انسان نے صدق مقال اور کسب حلال کو ترک نہ کیا۔ حتیٰ کہ ملازمت میں ترقی کے موقع پر کچھ روپیہ زر ضمانت داخل کروانے کا سوال پیدا ہوا۔ آپ نے نہایت درجہ سادگی اور صاف گوئی سے فرمایا کہ میرے پاس مطلوبہ مبلغ نہیں ہیں معاملہ چیف انجینئر تک پہنچا اس نے یہ کہہ کر رقم معاف کر دی کہ ایسے محکمے میں ایسا امین شخص موجود ہے (جو چاہے تو ہزاروں میں کھیل سکتا ہے اور دیانت یہ ہے کہ چند روپے پاس نہیں) آپ نہایت جرأت سے حق بات کہتے اور اس میں ذرا بھی تامل نہ کرتے۔ علی الاعلان اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے کبھی اخفا نہ کیا بلکہ جو عقیدہ صدق دل سے صحیح سمجھا اسکے بارہ میں اپنے پرائے کا خیال کئے بغیر دلیرانہ اظہار کیا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے ابتدائی دو برس آپ پر ایمان نہ لائے اور مخالفت کی۔ (حیات ناصر صفحہ ۱۰)

چنانچہ آپ کے صاحبزادہ حضرت سید میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ رقمطراز ہیں:-

"آپ کو فطرتاً مداہنت سے بیزاری تھی۔ اور دوست دشمن واقف ناواقف کسی کے آگے حق گوئی سے نہ جھجکتے تھے اور نہایت صاف گوئی سے ہر مجلس میں اپنے خیالات کا اظہار فرما دیتے" (حیات ناصر صفحہ ۵۹)

حضرت منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی (جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی کے برادر نسبتی تھے) کا حق گوئی و راستبازی کا وصف حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی زبانی سنئے۔

"منشی صاحب کے کیریکٹر کی ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ صادق اور امین تھے۔ جب وہ سیالکوٹ میں تھے وہاں بھی اور قادیان میں بھی میں نے خود دیکھا کہ ہزاروں روپے کی امانتیں ان کے پاس جمع رہتی تھیں ۔۔۔ اور باوجود عسیر المعاش ہونے کے انہوں نے کبھی امانت کی ادائیگی میں کبھی ایک لمحہ کا توقف بھی نہیں کیا۔"

"ایک اور بات ان کے کیریکٹر میں نہایت قابل تعریف یہ تھی کہ وہ بات کرنے میں نہایت بے خوف تھے اور سچی بات نہایت بے خوفی اور سختی سے کہتے تھے اور اس بارہ میں کسی کا کوئی لحاظ نہ کرتے تھے۔ ان کی اس سخت گوئی کی وجہ سے بعض لوگ ان کو بدمزاج سمجھ لیتے تھے لیکن اَلْحَقُّ مُرٌّ کا مقولہ جس طرح ان کے متعلق پورا ہوتے دیکھا گیا۔ بہت کم لوگوں کے متعلق دیکھا گیا ہو گا منشی صاحب بڑے ہی راستباز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے"۔

حضرت ملک مولا بخش صاحب سابق صدر بلدیہ قادیان کی صداقت شعاری سے متعلق ملک غلام فرید صاحب کی روایت ہے کہ "ملک صاحب کی دوسری خوبی جو وہ بھی ان کی ترقی کے راستہ میں روک بنی رہی انکی جھوٹ سے دلی نفرت تھی۔ اپنے افسروں کی خوشامد کرنا تو درکنار وہ کبھی ان کے سامنے سچی بات کہنے سے بھی نہ رکتے تھے خوشامد سے نفرت اور حق بات کہنے میں بیباکی ملک صاحب کے کیریکٹر کی امتیازی خصوصیت تھی۔ . . . دوسروں کی تعریف کرنے میں وہ بہت کشادہ دل تھے لیکن کسی کی جھوٹی تعریف نہ یہ کہ وہ خود نہیں کر سکتے تھے بلکہ سن بھی نہیں سکتے تھے"۔

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ ۱۶۳)

حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواری کی راست بازی اور صداقت پسندی ضرب المثل تھی۔ دینی اور دنیاوی تمام معاملات میں جس بات کو آپ سچ خیال کرتے اسے بلا خوف و خطر پیش کر دیتے ایک دفعہ "سر ہنری ڈائک مالی کمشنر پنجاب (متحدہ) جو اس وقت ضلع گورداسپور میں مہتمم بندوبست تھے پڑتال اور معائنہ کے لئے آئے۔ ایک زمین کے متعلق جو آپ کے حلقہ میں تھی کاغذات میں غلط اندراج چلا آرہا تھا۔ مہتمم نے پہلے اندراج کو قائم رکھا لیکن آپ نے انہیں بتایا کہ اس زمین کا اندراج درست نہیں۔ اس کی قسم غلط لکھی گئی ہے جو تحصیلدار اور دوسرے افسران اشاروں سے آپ کو منع کرنے لگے کہ کہیں مہتمم صاحب ناراض نہ ہو جائیں لیکن آپ نے جس بات کو حق سمجھا اس کا اظہار کر دیا۔ مہتمم صاحب نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر آپ نے تیسری بار پورے زور سے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ آخر کو مہتمم صاحب نے آپ کی بات تسلیم کرتے ہوئے ریکارڈ میں یہ نوٹ کر دیا کہ میں بڑی مشکل سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس زمین کی فلاں قسم ہے۔ اس جرأت و صداقت کا ان پر بہت اچھا اثر ہوا اور اس ضلع سے جاتے وقت انہوں نے بغیر کسی درخواست کے منشی صاحب کو خوشنودی کا سرٹیفکیٹ دیا"۔

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ ۱۵۱)

حضرت ماسٹر عبدالرحمن صاحب (سابق مہر سنگھ) شجاع و بہادر اور حق گو اور بے باک تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "باوا نانک" کے مسلمان ہونے کے متعلق تحقیق کو خوب پھیلانے کیلئے ایک مضمون بعنوان "حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا خاص دھرم" چار صفحات کے پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا۔ جس میں حضرت باوا نانک کا مسلمان ہونا ثابت کیا۔ سکھوں میں اس پمفلٹ سے گویا آگ لگ گئی حکومت کی طرف سے بھائی جسونت سنگھ علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ کی عدالت میں حضرت ماسٹر صاحب پر مقدمہ دائر کیا گیا۔ . . . . . . اور بالآخر آپ کو قید کی انتہائی سزا یعنی چھ ماہ قید سخت اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں ڈیڑھ ماہ مزید قید سخت کا حکم دیا۔ حضرت ماسٹر صاحب نے جیل جاتے وقت نوجوانوں کو جو پیغام دیا وہ آپ کی حق گوئی کی دلیل ہے کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے کی جس صداقت کا اظہار فرمایا ہے وہ دنیا کے سامنے پیش کرتے رہیں۔ مجھے اس صداقت کے اظہار پر جو سزا دی جائے اسے بخوشی برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں"۔

(اصحاب احمد جلد ہفتم صفحہ ۴۷)

(باقی)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم رشید احمد تیلعواری کلرک جماعت احمدیہ میرپور خاص کے بڑے بھائی محمد ابراہیم صاحب جے الدار پنشنر ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔

۲۔ مکرم حکیم عبدالرزاق آف شیخوپورہ کا پوتا عزیز عطاء العلیم عمر دو سال ایک ماہ سے شدید طور پر بخار میں مبتلا ہے۔

۳۔ مکرم مظفر احمد صاحب صدیقی کے نانا جان ایم فضل کریم صاحب محلہ العمر پورہ راولپنڈی کافی عرصہ سے بیمار ہیں ان دنوں بیماری کے غلبہ کی وجہ سے بہت کمزور ہیں۔ احباب کرام سب مریضوں کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

اضلاع سکھر و لاڑکانہ میں تحریک جدید کے پبلک جلسے

کلمہ طیبہ کی اشاعت کے دلآویز مناظر کی نمائش اور لیکچر

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے اپنے دورہ سندھ کے ایام میں ۵ تا ۸ مئی کو سکھر اور لاڑکانہ کے اضلاع میں سکھر شہر۔ نعیم آباد۔ باڈہ اور لاڑکانہ شہر کے مقامات پر سلائیڈز کی نمائش کے ساتھ ثقافتی لیکچر دیئے۔ سکھر میں اس جلسے کا انعقاد زیر صدارت مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ ہوا۔ مستورات کے لئے پردے کا انتظام تھا۔ غیر از جماعت احباب بھی پچیس تیس کی تعداد میں شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن سے جلسے کا آغاز ہوا اور اجتماعی دعا پر اختتام ہوا۔ آخر میں محترم شیخ قدرت اللہ صاحب نے حاضرین کی چائے سے تواضع فرمائی۔

لاڑکانہ میں مکرم علی انور صاحب ارڑو نے مختلف جگہوں پر دورہ کرنے کے لئے جیپ مہیا فرما دی جس کے نتیجہ میں دو دن میں تین جلسے منعقد کئے گئے۔ ان میں غیر از جماعت احباب بھی ذوق شوق سے حصہ لیتے رہے اور بڑے متاثر ہوئے۔ کلمہ طیبہ کے نور کو ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے تراجم قرآن مجید۔ تعمیر مساجد۔ مناسب لٹریچر ہسپتالوں اور سکولوں کے اجراء سے حضرت مہدی علیہ السلام کے خدام مصروف عمل دکھائے گئے۔ ممالک بیرون کی قریباً چار سو مساجد میں سے جو تازہ ترین مسجد سویڈن کے ملک میں زیر تعمیر ہے۔ اور جس کا سنگ بنیاد جماعت کے تیسرے خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ کے دست مبارک سے رکھا گیا۔ اسکے ایمان افروز اور دلآویز مناظر دکھا کر ان کی وضاحت کی گئی جملہ حاضرین بشمول غیر از جماعت احباب بفضل خدا ان تمام مناظر اور لیکچروں سے بہت متاثر ہوئے۔

(نمائندہ وکالت مال اول حال وارد سندھ)

اعلان نکاح

میری ہمشیرہ عزیزہ ناصرہ پروین بنت مکرم چوہدری تاج دین صاحب ڈیوکے ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزم عبداللطیف ولد مکرم عزیز احمد صاحب مرحوم پورہ ضلع ملتان کے ہمراہ بعوض مبلغ تین ہزار روپے حق مہر مکرم ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید نے ۲۴ اپریل کو پڑھا تھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں لائی گئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے واسطے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

(ناصر احمد سعید محافظ خاص حضرت اقدس ربوہ ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الباسط بیگم بعمر ۲۰ سال کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت صابرہ شاکرہ اور دعا گو تھیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے والدہ ماجدہ کی صحت پر عزیزہ کی وفات کا زیادہ اثر ہے اللہ تعالیٰ انہیں نیز باقی تمام بہن بھائیوں اور والد صاحب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (عبدالغفور ضیائی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم رحیم یار خان)

۲۔ ہماری والدہ محترمہ فاطمہ بی بی بعمر ۸۸ سال ۲۸ مئی کو صبح ۶ بجے ربوہ میں ہی ایک یوم بیمار رہ کر فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اہل محلہ کے تمام افراد نے جماعتی رنگ میں اپنی پوری محبت اور غمگساری کا مظاہرہ کیا ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

قاضی غلام نبی و قاضی محمد منیر
دار الیمن ربوہ

ضروری اعلان:- خریداران ماہنامہ مصباح مطلع رہیں کہ انہیں ماہ جون ۱۹۷۶ء کا مصباح ۱۳ جون کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ مصباح نہ ملنے کی صورت میں دس دن کے اندر مطلع کریں۔ اسکے بعد قیمتاً ارسال کیا جائے گا۔ (مدیرہ مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاول کی کاشت

(محترم غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت تحریک جدید)

(۳)

جڑی بوٹیاں تلف کرنا

نئی اقسام کے چھوٹے قد، سیدھے پتے اور کھاد کے زیادہ استعمال کی وجہ سے جڑی بوٹیاں بھی زیادہ پیدا ہوتی ہیں اور اندازہ ہے کہ یہ دھان کی پیداوار کو ۲۰-۶۰ فیصد کم کر دیتی ہیں اس لئے چھوٹے قد کی قسمیں لگاتے ہوئے جڑی بوٹیاں تلف کرنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

جڑی بوٹیوں کی اقسام

چاول کے کھیتوں میں عام طور پر تین قسم کی جڑی بوٹیاں یعنی (۱) گھاس (۲) تکونے تنے والی اور (۳) چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں اس لئے ان جڑی بوٹیوں کا علم ہونا ضروری ہے کیونکہ جڑی بوٹی کے انسداد کا طریقہ اس کی قسم پر منحصر ہے

۱۔ گھاس:۔ ایک دالی والے پودے۔ ان جڑی بوٹیوں کے پتے لمبے، کم چوڑے اور دو رویہ ہوتے ہیں۔ پتوں میں رگیں متوازی، تنا گول اور کھوکھلا ہوتا ہے۔ ان میں عموماً حسب ذیل جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں:۔

۱۔ ڈھڈن (ایکی نو کولا کرس گلی)۔ ۲۔ نڑو (پیپی یلم ڈلیٹیٹم) ۳۔ سوانک (پینی کم سولونم)

۲۔ تکونے تنے والی جڑی بوٹیاں (سیجز)۔ ان کے تنے تکونے اور پتے سہ رویہ ہوتے ہیں۔ تنا اندر سے کھوکھلا نہیں ہوتا۔ ان کے نیچے گانٹھیں بنی ہوتی ہیں جن میں خوراک کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ ان کی مثالیں حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ ڈیلا (سیپرس روٹنڈس) ۲۔ گھوئیں (سیپرس ڈیفورمس) ۳۔ بھوئیں (سیپرس اِرِیا)

CYPERUS IRRIA   CYPERUS DIFFORMIS   CYPERUS ROTUNDUS

۴۔ چھوٹی گھوئیں (فمبری سٹائلس لیٹورلیس)

(FIMBRISTYLIS LITTORALIS)

۳۔ چوڑے پتے والی جڑی بوٹیاں:۔ ان کے پتے بڑے ہوتے ہیں اور رگیں جالی کی طرح پھیلی ہوتی ہیں۔ ان کی مثالیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) وچ بوٹی (سفینوکلیا زی لینیکا)۔ (۲) کنا کمین (نمفیا سٹیلیٹا)۔ (۳) چوپتی (مارسلیا مائنیوٹا)

MARSILIA MINUTA NYMPHEA STALLETA (SPHENOCLEA ZEYLANKA)

ان جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لئے حسب ذیل طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

۱۔ پود لگانے سے قبل زمین کو اچھی طرح ہموار کرنے کے بعد کدو کیا جائے۔ زمین تیار کرتے وقت ایک ہل اور دوسرے ہل کے درمیان وقفہ ضرور ہو کہ چھپے ہوئے بیج اُگ آئیں تاکہ ہل کے ساتھ انہیں تلف کیا جا سکے

۲۔ خالص بیج استعمال کیا جائے۔

۳۔ ہاتھ سے جڑی بوٹیاں تلف کی جائیں۔

۴۔ اگر فصل لائنوں میں لگائی گئی ہے تو روٹری ویڈر (ROTORY WEEDER) استعمال کیا جائے اس کے استعمال کی صورت میں کھیت کا پانی نکال دینا چاہیئے ورنہ کھڑے پانی میں اسکے چلانے سے جڑی بوٹیاں اُکھڑ کر اوپر آجائیں گی جو بعد میں پھر اُگنا شروع کر دیں گی۔

۵۔ آبپاشی کا انتظام بہتر کیا جائے۔ تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ اگر کھیت میں ایک انچ پانی ہو تو تکونے تنے والی بوٹیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ اگر کھیت میں ۴ سے ۶ انچ پانی لاب لگانے کے چالیس دن بعد تک کھڑا رہے تو گھاس اور تکونے تنے والی بوٹیاں کم اُگتی ہیں اور چوڑے پتے والی زیادہ۔ پانی کھیت میں لاب لگانے سے ۱½ ماہ بعد تک کھڑا رکھیں۔ اس وقت تک پودا اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ روشنی کو نیچے نہیں آنے دیتا اور جڑی بوٹیاں نہیں اُگتیں۔

۶۔ جڑی بوٹیاں مارنے کی دوائیاں استعمال کی جائیں۔

سٹیم ایف ۳۴ (STAM F 34) (روگی ROGUE) (سرکوپر SURCOPUR) ۳ پونڈ (فعال عنصر) ACTIVE INGREDIENT ۵۰ سے ۶۰ گیلن پانی میں حل کر کے ایک ایکڑ میں سپرے کرنے سے جڑی بوٹیاں اور گھاس پھوس تلف کی جا سکتی ہے۔ کھیت سے پانی نکالنے کے بعد دوائی کا سپرے جڑی بوٹیوں پر کرنا چاہیئے۔ سپرے سے ۵ دن بعد تک کوئی جراثیم کش دوائی استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔

چوڑے پتے والی جڑی بوٹیاں اور گھاس کی شکل SEDGES 2,4-D ۲۵ گیلن پانی میں ایک پونڈ فی ایکڑ یا M.C.P.A ۰.۵ پونڈ فی ایکڑ محلول تیار کر کے سپرے کرنے سے تلف کی جا سکتی ہیں مگر یہ دونوں دوائیاں اُن کھیتوں میں ہرگز استعمال نہ کریں جن کے قریب کے کھیتوں میں کپاس یا سبزی لگائی گئی ہو۔ یہ دوائیاں پود لگانے کے ۳۰-۴۰ دن بعد سپرے کرنی چاہئیں۔ سپرے کرنے کے لئے بعد فی ایکڑ کا

چھڑکاؤ کیا جائے جب موسم کھلا ہو اور بادل نہ ہو۔

بعض نئی دانہ دار دوائیوں کا مثلاً MACHETE ونائٹروجن 2,4-D کے ساتھ اور TYRENE (2-4-D-T.C.E.S) کے ساتھ ۲ سے ۳ پونڈ فی ایکڑ پود منتقل کرنے کے چار دن بعد استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

کیڑوں کو مارنا

چاول کی فصل کو بہت سے کیڑے نقصان پہنچاتے ہیں لیکن تنے کی سنڈی سب سے زیادہ نقصان کرتی ہے۔ تنے کی سنڈی سے فصل کو بچانے کے لئے مندرجہ ذیل طریق اختیار کئے جاویں۔

۱۔ فروری سے قبل چاول کے مُڈھ تلف کر دیئے جائیں۔

۲۔ مقررہ تاریخ سے قبل نرسری نہ بوئی جائے (یہ تاریخ ۲۰ مئی ہے)

۳۔ لاب لگانے کے وقت اُن تمام پودوں کو جن میں "سوک" ہو کھیت میں منتقل نہ کریں۔

۴۔ نرسری کو ہفتے ہفتے کے وقفے سے ۰.۰۳ فیصد اینڈرین کا سپرے کیا جائے یا ڈائزنان ۲ پونڈ فی ایکڑ بیج ڈالنے کے ۷، ۱۰ دن کے بعد دینی چاہیئے یا ہفتے ہفتے کے وقفے سے B.H.C. اور D.D.T. کا دھوڑا کیا جائے۔

۵۔ کھیت میں کسی بھی دانہ دار کیڑے مار دوائی مثلاً لنڈین، ڈائزنان یا سیوی ڈال (SEVIDOL) کا چھٹہ دیا جائے۔

۶۔ پروانے کو مارنے کے لئے رات کے وقت روشنی کا پھندا لگائیں۔

مؤخر الذکر دونوں دوائیاں پودے اور پتے کے ٹڈوں اور تنے کی سنڈی کو تلف کرنے کے لئے بھی مفید ثابت ہوتی ہیں۔ کھیت میں دانہ دار ادویہ پود لگانے کے ۲۵ سے ۵۵ دن کے بعد مندرجہ ذیل شرح کے مطابق دینی چاہئیں:۔

ادویہ	پودے لگانے کے بعد ۲۵ پچیس دن بعد	پود لگانے سے ۵۰-۵۵ دن بعد
لنڈین ۶ فی صد G	۳۳ پونڈ۔ (۲ پونڈ نہ فی ایکڑ)	۵۵ پونڈ (۳ پونڈ نہ فی ایکڑ)
SEVIDOL 16%G	۲۰ پونڈ۔ (۳/۲ ۲ پونڈ نہ فی ایکڑ)	۲۰ پونڈ (۳/۲ ۲ پونڈ نہ فی ایکڑ)
ڈائزنان (یا بسوڈین) 14% G	۷ پونڈ۔ (ایک پونڈ نہ فی ایکڑ)	۱۴ پونڈ (۲ پونڈ نہ فی ایکڑ)

یہ دانہ دار ادویہ کھڑے پانی میں چھٹہ کرنی چاہئیں۔ لیکن جن زمینوں میں پانی کھڑا نہ ہو سکے وہاں دانہ دار زہروں کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ یہ ادویہ اُن کیڑوں کو نہیں مارتیں جو چاول کے دانہ پر پلتے ہیں۔ مثلاً RICE BUG اور STINK BUG۔ ان کیڑوں کو مارنے کے لئے اینڈرین، سیون (SEVIN)، میلاتھیان (MELATHION)، میتھائیل پیراتھیان (METHYLE PARATHION) استعمال کی جائے۔

(باقی)

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں!

جن مجالس انصار اللہ نے ابھی تک صف اول و صف دوم کے انصار کی تعداد سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع نہیں فرمایا ان سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر مکمل کوائف سے دفتر کو اطلاع دیں تاکہ ریکارڈ مکمل ہو سکے۔ (نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ھو الشافی
دانت نکلوائیے
رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (ماخورہ) کیریز (دانتوں کے گھن) اور درد دانت کا مفصل علاج وغیرہ درج ہے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶

مطب
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کیلئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ۱ بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسری صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

الشیخ ابوعبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ

تیسری صدی ہجری کے ایک مشہور صوفی اور صاحبِ کشوف و رؤیا بزرگ حضرت الشیخ ابوعبداللہ محمد بن علی بن الحسین الحکیم الترمذیؒ گذرے ہیں۔ آپ نے ۲۵۵ھ میں وفات پائی۔

آپ کی ایک معرکۃ الآراء کتاب "ختم الاولیاء" ہے جس کا ذکر استنبول کے مشہور اور نامور مؤرخ حضرت مصطفیٰ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۶۷ھ) نے اپنی کتاب "کشف الظنون" میں خاص طور پر کیا ہے اور جو حال ہی میں مشرق وسطیٰ میں شائع ہوئی ہے۔

حضرت الحکیم الترمذی نے اپنی اس تصنیف میں بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم بھی ہیں اور فاتح بھی اور یہ کہ ختمِ نبوت کی صحیح معرفت معراجِ محمدی سے ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"فَاِنَّ الّذی عَمِیَ عن خبر ھذا ایَظُنّ ان خاتم النبیّین تاویله انّه اٰخرھم مبعثاً فایّ منقبة فی ھٰذا؟ وایّ علم فی ھٰذا۔ ھٰذا تاویل البله الجھلة! وقرأ العامّة خاتَم بفتح التاء وامّا من قرأ من السلف بکسر التاء فانّما تاویله انّه "خاتِم" علی معنی فاعل ای انّهٗ خَتَم النبوّة۔ بالّذی اعطی من الختم وممّا یحقّق ذٰلک، ما روی فی حدیث المعراج من حدیث ابی جعفر الرازی عن الربیع بن ابی العالیة فیما یذکر من مجتمع الانبیاء فی المسجد الاقصٰی "فیذکر کُلُّ نبیٍ مِنّة اللّٰه علیه فکان من قولِ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واٰله وسلّم انّهٗ قال: وجعلنی خاتماً وفاتحاً فقال ابرٰھیم علیه السّلام بھٰذا فضّلکم محمّدؐ"۔ ("ختم الاولیاء" ص۳۴۱ و ص۳۴۲ مطبع "المطبعة الکاثولیکیة۔ بیروت)

(ترجمہ) وہ شخص جسے اِس حقیقت کا علم نہیں وہ تو یہ خیال کرتا ہے کہ خاتم النبیین کا مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت میں آخری نبی ہیں مگر یہ کون سی فضیلت ہے اور اس میں کیا دانش ہے؟ یہ تو سادہ لوحوں اور نادانوں کی تاویل ہے۔

خاتَم ت کی زبر کے ساتھ ہے عام قرأت یہی ہے لیکن سلف صالحین کے نزدیک جنہوں نے اسے ت کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے اس کا مفہوم خاتِم فاعل کے معنوں میں ہے یعنی یہ کہ آپ نے نبوّت کو ختم کیا۔ اس بارہ میں جو متحقق ہے وہ ابوجعفر رازی کی حدیثِ معراج ہے جو ربیع بن ابی العالیہ سے مروی ہے جس میں مسجد اقصیٰ میں انبیاء کے اجتماع کا ذکر ہے جب کہ ہر نبی اپنے اوپر خدا کے احسان کا ذکر کرتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر خدا تعالیٰ کے احسان کا یوں ذکر فرمایا کہ خدا نے مجھے خاتم اور فاتح بنایا ہے۔ اسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اس سبب سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تم پر فضیلت حاصل ہے۔

نیلامِ عام

صدر انجمن کے ادارہ جات کا مندرجہ ذیل سامان قابلِ فروخت ہے:۔
کرسیاں دفتری، میز، بائیسکل، حمام، ٹائپ رائٹر، صوفہ سیٹ، واٹر کولر، آئس بکس، سائیکلوسٹائل مشین، ٹیپ ریکارڈر، صندوق آہنی، ٹیبل فین، سیلنگ فین، کلاک، ٹائم پیس۔

سامان دفتر جائیداد میں پڑا ہوا ہے دفتری اوقات میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ مورخہ ۱۳ر جون ۱۹۷۶ء بروز اتوار صبح ۸ بجے دفتر جائیداد کے سامنے نیلام عام کیا جائے گا۔

دلچسپی رکھنے والے احباب بولی کے لئے تشریف لائیں۔ قیمت موقع پر نقد ادا کرنی لازمی ہوگی۔ (ناظم جائیداد)

گمشدہ رجسٹریاں

میرے نام آئی ہوئی دو رجسٹریاں اور کچھ رسیدات ایک تھیلے میں بند بتاریخ ۲ر جون بروز بدھ پوسٹ آفس ربوہ کے برآمدہ میں رہ گئی تھیں اگر کسی کو ملیں تو خاکسار کو پہنچا دیں۔ پہنچانے والے کو دس روپے انعام دیا جائے گا۔

محمد شریف خان
تعلیم الاسلام کالج ربوہ
گھر کا پتہ: نزد النصیر فلیٹس
دار الصدر غربی (ربوہ)

مکرم شیخ غلام علی صاحب کی وفات

اِنّا للہ وَاِنّا اِلیہِ رَاجِعون

خاکسار کے والد محترم شیخ غلام علی صاحب جو تقسیم برصغیر کے بعد سے راولپنڈی میں مقیم تھے مورخہ ۲۵ر مئی ۱۹۷۶ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون مرحوم موصی تھے۔ اسی دن آپ کا جنازہ بذریعہ ایمبولنس ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب مشنری غانا نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(عبدالحی۔ ۱۲ انور سٹریٹ
اسلامیہ پارک۔ لاہور)

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

خاکسار کی بچی عزیزہ تحسین اختر کے نکاح کا اعلان عزیز اورنگ زیب خان ابن محترم ڈاکٹر میجر ظہور الحسن خان صاحب کے ہمراہ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر نے ۲۳ر اپریل ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک احمدیہ ہال کراچی میں کیا۔ ۲۲ر مئی ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ عزیزہ موصوفہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں احباب جماعت نے محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی معیت میں بچی کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ دوسرے دن ۲۳ر مئی ۱۹۷۶ء بروز اتوار محترم ڈاکٹر میجر ظہور الحسن صاحب نے اپنے مکان واقع ۱۱۶۲ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵ پر رات کے آٹھ بجے دعوتِ ولیمہ دی جس میں احباب جماعت کے علاوہ متعدد غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر رنگ میں بابرکت فرما دے اور اپنی رحمتوں کا سایہ ہمیشہ ان پر رکھے۔ آمین

(خاکسار چوہدری فیض عالم خان چنگوی ۸/۸۲۶ عزیز آباد۔ کراچی ۳۸)

درخواست دعا:۔ میرے دادا جان محترم مولوی ظفر محمد صاحب ظفر آنکھوں کے اپریشن کے لئے لاہور گئے ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(طارق احمد ظفر ابن ناصر احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)